ربیع الاول ماہِ مسرت لیکن.....................

عزیر احمد راشد
شعبہ [illegible] لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صلی علی محمد وعلی اٰل محمد

ربیع الاول کا مہینہ ایسا عظیم المرتبت ہے کہ جس میں آفتاب نبوت طلوع ہوا' جس نے پوری خلقت کو نور ہدایت سے روشن کرنا تھا' جس نے انسانیت کو باطل کے ظلمت کدوں سے نکال کر حق کی روشنی کی طرف چلانا تھا اور شرک و بدعات کی مہلک بیماریوں سے بچانا تھا اور سسکتے ہوئے غلاموں کیلئے **لنخرج العباد من عبادۃ العباد الی عبادۃ رب العباد** کی عملی تصویر بننا تھا اور جس نے کسی ایک قوم' ملت' علاقہ یا شہر کیلئے نہیں بلکہ رحمۃ اللعالمین بننا تھا۔

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین اور مومنین کیلئے احسان عظیم بننا تھا۔ **لقد من اللہ علی مومنین** اور اخلاق باختہ لوگوں کو با اخلاق بلکہ معلم اخلاق بنانا تھا۔ آپس میں بغض وعناد' جنگ و جدال کو ختم کر کے رحماء بینھم کا پیکر بنانا تھا اور جس نے بتان رنگ و نسل کو توڑ کر پوری امت مسلمہ کو یک قالب بنانا تھا۔

ہاں! انہیں وجوہات کی بناء پر ربیع الاول کا مہینہ فرحت و شادمانی کا مہینہ ہے کہ اس مہینہ میں دنیا کا وہ سب سے بڑا انسان آیا جو کسی ایک قوم کیلئے رہبر نہیں تھا جو کسی ایک علاقے کیلئے غمگسار نہ تھا' جو دنیا میں حکومت و سلطنت نہیں چاہتا تھا' جو اپنے آپ کو مالداروں کی صف میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ تو ایسا عظیم الشان تھا کہ جس کے گھر مہینہ بھر آگ نہیں جلتی تھی' مہمان آ جاتا تو مہمان نوازی کیلئے کسی اور سے کھانا طلب کرتا تھا۔ اگر ساتھی بھوک کی وجہ سے ایک پتھر باندھتے تو آقا کے پیٹ پر دو پتھر نظر آتے تھے پھر وہ اتنی محنت کیوں کرتا۔ **فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا۔** دن کو دعوت الی اللہ دیتا رات کو آنسوؤں کی جھڑیوں کے ساتھ یوں زبان کو جنبش دیتا:

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

پتھر برستے تو بھی نظریں بلند ہوتیں' ہاتھ اٹھتے **اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔** وہ اتنی مشقتیں کیوں برداشت کرتا؟ اس کا ذاتی کیا مفاد تھا؟ ہاں! صرف ایک مقصد تھا کہ انسانیت کا بھلا ہو' خیر خواہی ہو' انسانیت جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے بچ کر جنت عدن میں پرسکون زندگی بسر کرنے' غلامی کی زندگی کا خاتمہ ہو' ہزاروں خداؤں کی بندگی سے نجات دلا کر انسانیت کو ایک دروازے پر جھکا دے' ادیان باطلہ کا خاتمہ کر کے دین اسلام کو غالب کر دے۔ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔** کیونکہ دین حق صرف اسلام ہے۔ **ان الدین عند اللہ الاسلام۔** بھلا بتاؤ جس نے یہ سب کچھ انسانیت کیلئے کیا' کیا اس کی ولادت پہ انسانوں کو خوشی نہ ہو؟ کیا وہ مسلمان ہے کہ جس کو ایسے رحیم مشفق پیغمبر کی آمد کی خوشی نہیں۔

پھر ایک دن واقعی وہ پیغمبر اپنے مقاصد میں کامیاب ہوا۔ انسانوں کو امن و سکون ملا' توحید کی نعمت سے لوگوں کو خوشی ہوئی' انسانی حریت کا پرچم فضاء میں بلند ہوا' انسان کو صراط مستقیم ملا' غلام سید و آقا بنے' عورت کو وہ وقار ملا جس کا کسی مذہب میں تصور تک نہ تھا' یہ سب کچھ کس کی بدولت ہوا؟ جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا بھلا اس کی ولادت کی خوشی نہ ہو؟ اس کی آمد پہ دل خوشی سے باغ باغ نہ ہوں؟ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جو اپنے دعویٰ اسلام میں سچا ہے کہ وہ کہے مجھے رسول عربی کی آمد پہ کوئی خوشی نہیں پھر بلا وجہ کسی مسلمان کے بارے میں کیوں دعویٰ کیا جاتا ہے؟ کہ اس کو ولادت نبوی کی خوشی نہیں ہے۔ لیکن اے مسلمان! تیرے لئے تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے۔ ذرا اسے بھی ایک نظر دیکھ لے تاکہ تجھے احساس زیاں بھی ہو' جس نعمت پہ تجھے خوشی ہے اس کو تو نے کیسے بدلا اللہ کے احسان عظیم کی تو نے کیسے ناقدری کی تاکہ ربیع الاول کے آنے سے تو اپنی زندگی پہ نظر بازگشت ڈالے اور اپنے حال پہ **ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس** کا احساس ہو اور بقول آزاد مرحوم رحمۃ اللہ علیہ:

"تم ربیع الاول میں آنے والے کی یاد اور محبت کا دعویٰ رکھتے ہو اور مجلسیں منعقد کر کے اس کی مدح وثناء کی صدائیں بلند کرتے ہو لیکن تمہیں کبھی بھی یاد نہیں آتا کہ جس کی یاد کا تمہاری زبان دعویٰ کرتی ہے اس کی فراموشی کیلئے تمہارا ہر عمل گواہ ہے اور جس کی مدح وثناء میں تمہاری صدائیں زمزم سر ہوتی ہیں اس کی عزت کو تمہارا وجود بٹہ لگا رہا ہے۔" پھر اے غافل ہستیو! اور بے خبر کی سرگشتہ خواب روحو! تم کس منہ سے اس کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہو' ماسوی اللہ کی عبودیت کی زنجیریں تمہارے پاؤں میں ہیں۔ انسانوں کی مملوکیت و مرعوبیت کے حلقے گردنوں میں' ایمان باللہ کے ثبات سے دل خالی اور اعمال حقہ وحسنہ کی روشنی سے روح

محروم ان حالات میں تم تیار ہوئے ہو کہ ربیع الاول میں آنے والے کی یاد کا جشن مناؤ، جس کا آنا اللہ کی عبودیت کی فتح، غیر الٰہی عبودیت کی ہلاکت، حریت صادقہ کا اعلان حق، عدالت حقہ کی ملوکیت کی بشارت اور امت عادلہ وقائمہ کے تمکن وقیام کی بنیاد تھا، لیکن آج؟ **فمال هؤلا القوم لا يكادون يفقهون حديثا۔**

اے امت وسط کے بے حس لوگو!
آج دنیا شقاوت وحرمانی کے درد سے پھر دکھیا ہوگئی سچائی اور راست بازی کے کھیتوں نے پامالی پائی، انسانوں کے بے راہ گلہ کا کوئی رکھوالہ نہ رہا۔ اللہ کی وہ زمین جو صرف اللہ ہی کے لئے تھی، غیروں کو دے دی گئی، کلمہ حق وعدل کے غمگساروں سے اس کی سطح خالی ہوگئی تو اے غفلت پرستو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ بہار کی خوشیوں کی رسم تو مناتے ہو، مگر خزاں کی پامالیوں پر نہیں روتے۔

آہ! اگر اس مہینہ کی آمد تمہارے لئے جشن ومسرت کا پیام ہے کیونکہ اس مہینہ میں وہ آیا جس نے تم کو سب کچھ دیا تھا، تو تمہارے لئے اس مہینہ سے بڑھ کر اور کسی مہینہ میں ماتم نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اس مہینہ میں پیدا ہونے والے نے جو کچھ تمہیں دیا تھا وہ سب کچھ تم نے کھو دیا، اس لئے اگر یہ ماہ ایک طرف بخشنے والے کی یاد تازہ کرتا ہے تو دوسری طرف کھونے والوں کے زخم کو بھی تازہ ہو جانا چاہئے۔

اے غافل ہستیو! چمنستان محمدی کی بنیاد اسی مہینہ میں رکھی گئی، لوگوں نے اس چمنستان سے برکات کو سمیٹا جس کی آبیاری کیلئے نگہبانی نے رات اور دن کو ایک کیا جس کی بنیادوں میں اس نے اپنے بے شمار ساتھیوں کا خون شامل کیا پھر 23 سالہ محنت شاقہ کے بعد جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو رہا تھا تو تمہیں وصیت کر رہا تھا **"قد تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها، لا يزيغ عنها بعدى الا هالك من يعش منكم فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بما عرفتم من سنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ وعليكم بالطاعة وان عبدا حبشيا فانما المومن كالجمل الانف حيثما قيد انقاد"**

غور کرو کیا فرمایا آقا نے واضع دین
تمہارے پاس ہے ہلاک ہونے والے کے علاوہ کوئی اس سے اعراض نہیں کرے گا، اختلاف میں میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو اپنانا امیر کی اطاعت کرنا اور یاد رکھو! مومن اپنی مرضی نہیں کرتا وہ تو پابند ہے شریعت کا۔

اے عشق رسول کا دم بھرنے والو آج
تم چلے ہو خوشیاں منانے، ذرا وضاحت تو کرو؟ کہ کس بات پہ آج تم عید منانے کیلئے تیار ہوئے ہو؟ بازاروں میں جھوم جھوم کر کیوں تم عشق رسول کے دعوے کر رہے ہو؟ کیا اس بات پر آج تم راضی ہو رہے ہو کہ تم نے ہر بات میں اپنے محبوب کی نافرمانی کی، خواہشات کو مقدم رکھا۔ آج تم چمن محمدی کو ویراں کر کے بازاروں میں نکل کھڑے ہوئے ہو، بتاؤ اسلام آج کمزور ہے، مسلمان مظلوم ہیں، اسلامی ریاستوں میں حکومتیں غیر مسلموں کی، اسلامی تشخص کو بدلا جا رہا، مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات سے دور کیا جا رہا، مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جا رہا ہے، گھر تباہ ہوئے تو مسلمانوں کے عبادت جائے مسمار ہوئے تو مسلمانوں کے، عورتوں بچوں پہ ظلم ہوئے تو مسلمانوں کے، زمانے میں بدنام ہوئے تو مسلمان کیا آج یہ سارا کچھ تمہاری وجہ سے نہیں ہوا، قرآن نے بتایا کہ یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا، ذرا غور کرو **ان تنصروالله ينصركم** سے تم نے سبق نہ سیکھا لیکن کیا کیا جائے سبق وہ سیکھتا۔ **ان فى ذلك لذكرى لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد۔** یہاں تو معاملہ ہی ایسا ہے **لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم اذان لا يسمعون بها اولئك كالانعام بل هم اضل۔**

اے زبان سے عشق رسول کا دم بھرنے والو! کیا اب بھی ۱۲ ربیع الاول کو منہ پھاڑ پھاڑ کر عشق رسول کا دعویٰ کرو گے جبکہ تمہارے اعمال بتا رہے ہیں کہ تم اپنی محبت میں جھوٹے ہو اور تمہیں نعوذ باللہ محبت کی بجائے نفرت ہے۔

تعصى الا له وتظهر حبه
هذا العمرى فى القياس بديع
لو كان حبك صادقا لا طعته
ان المحب لمن يحب مطيع

عجیب بات ہے زبان سے کہتے ہو
ہمیں عشق رسول ہے تمہارا چہرہ بتاتا ہے کہ تم سچے نہیں ہو، چھوڑ دو ایسے دعوے کرنا یا پھر اپنا چہرہ، لباس، چال ڈھال، گھر کا ماحول، ایسے بناؤ جیسے اس نے حکم دیا کیونکہ ایسا نہیں ہوتا کہ انسان کسی سے محبت کرے اور پھر سرعام اس کی نافرمانی بھی کرے۔

تمہارا حال تو یہ ہے کہ تم نے ہر معاملے میں رسول ہاشمی کی نافرمانی کی بتاؤ ۱۲ ربیع الاول کو جو تم خوشی مناتے ہو جشن مناتے ہو کیا ایسے محمدؐ نے تم کو حکم دیا تھا؟ اگر نہیں تو کیوں دین اپنی طرف سے بناتے ہو، دیکھو اگر خوشی منانا چاہتے ہو تو روزہ رکھو، رسول عربی بھی اپنی پیدائش کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ وسئل عن صوم الاثنين؟ قال ذاك يوم ولدت فيه ويوم بعثت۔ ہاں پھر بھی ربیع الاول میں اگر کوئی خوشی منانا چاہتا ہے تو اس بات پر خوشی منائے کہ اس ماہ میں عزم کرے۔ ہر کام جو نبیؐ نے حکم دیا اس کو کرنا میرے لئے لازم جس سے روکا اس سے رکنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیع مسلمانوں کو متبع سنت بنائے محبت نبویؐ نصیب فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ربیع الاول اور میلاد

رضوانہ عثمان
علی آباد

اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (الاحزاب)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود وسلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔

یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا (احزاب)

اے نبی ہم نے یقیناً آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا اور اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور منیر چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

یہ سراج منیر اور آفتاب نبوت ربیع الاول کے مہینے میں عرب کی سرزمین مکہ مکرمہ سے طلوع ہوا اور صرف عرب کی ہی سرزمین کو نہیں بلکہ اپنے نور ہدایت سے سارے عالم کو منور کر دیا۔ اس آفتاب نبوت کے طلوع ہونے سے پہلے دنیا کا گوشہ گوشہ تاریک تھا حق و صداقت کی روشنی سے محروم تھا رشد و ہدایت کا چراغ گل اور تہذیب و تمدن کا ستارہ غروب ہو چکا تھا نیز دنیا حق پرستی کے نام سے بالکل نا آشنا ہو چلی تھی۔ باطل اور ظلم پرستوں کی سلطنت عروج پر تھی اور فسق و فجور کا بازار گرم تھا۔ جگہ جگہ زنا کاریاں، شراب خوریاں اور قمار بازیاں ہو رہی تھیں اور رسہ گیری کا عام رواج تھا۔ خاندانی تنازعات اور دشمنی کا سلسلہ نسل در نسل چلتا رہتا تھا۔ ہر جگہ جہالت اور بربریت پھیلی ہوئی تھی۔ خدا پرستی کا بھول کر بھی تصور نہ آتا تھا۔ ایسی حالت میں رب العزت کی غیرت وحمیت کو حرکت ہوئی اور دریائے رحمت میں جوش آیا، روئے زمین میں توحید الٰہی کی اشاعت کیلئے اور لوگوں میں اخلاق فاضلہ پیدا کرنے اور خصائل حمیدہ کی روح پھونکنے کیلئے ایک ماہر معلم کی ضرورت پیدا ہوئی جو اخلاق و سیاست اصول حکمرانی، قواعد سلطنت وضوابط رعایا پروری وعدل گستری کی عملی تعلیم دینے والا اور ہر کام کے محاسن و نقائص سے آگاہ کرنے والا نیز دنیا و آخرت کی صحیح سچی اور خیر و شر کی جزاء و سزا کی خبر دینے والا مصلح اور بے غرض محسن اعظم اور امین وصادق ہو۔

چنانچہ عرب کی سرزمین میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت و نبوت کا بیش بہا خلعت عنایت فرما کر داعی الی اللہ، شاہد حق، نذیر وبشیر اور سراج منیر کے القاب سے مشرف فرما کر آپ کو مبعوث فرمایا۔

اس روشن چراغ کی روشنی چاند اور سورج سے زیادہ ہے مخلوق خدا جس طرح آفتاب و ماہتاب کی روشنی کی محتاج ہے اس سے کہیں زیادہ اس سراج منیر کی روشنی کی محتاج ہے اس سراج منیر سے بے شمار چراغ روشن ہوئے اور انشاء اللہ ہوتے رہیں گے۔ آفتاب صرف رات کی تاریکی کو دور کر سکتا ہے لیکن نبوت کا چراغ کفر وشرک اور عقائد باطلہ و اخلاق ذمیمہ کی ظلمتوں کو مٹاتا اور ہٹا دیتا ہے۔ یہ آفتاب غروب ہو کر تاریکیوں میں چھپ جاتا ہے لیکن چراغ نبوت کی روشنی رات دن میں برابر رہتی ہے۔ لیلھا کنھارھا۔ یہ آفتاب محدود وقت میں زمین کے ایک حصہ کو روشنی پہنچاتا ہے لیکن چراغ رسالت شب و روز اپنی نورانی ضیا پاشیوں سے روشنی پہنچاتا ہے۔ اور غیر فانی شعاعوں سے جہالت، ظلمت الحاد و کفر وشرک کی تاریکیوں کو دور کرتا رہتا ہے نیز لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو صحیح عقائد کی چمک سے منور کرتا رہتا ہے۔ اسی کی چمک سے دنیا نے تمدنی، معاشی، سیاسی اور اقتصادی روشنی حاصل کی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ربیع الاول کا مہینہ خیر و برکت کا مہینہ ہے اس کی نویں تاریخ نہایت ہی سعید و مسرت آمیز ہے اور دوشنبہ کا دن بھی فیض و نور سے لبریز ہے کیونکہ اس دن خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ درحقیقت یہ دن تمام کائنات عالم کیلئے خیر و برکت و سعادت کا دن ہے اس دن جتنی بھی خوشی ومسرت کا اظہار کیا جائے کم ہے لیکن اس ظاہری جشن سے ہم اپنے منصبی فرائض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی ان رسمی محفلوں اور مروجہ میلاد خوانیوں سے نبی اکرم خوش ہو سکتے ہیں۔ جب تک ہم آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل نہ کریں اور آپ کی سچی تابعداری نہ کریں آپ کی سچی محبت آپ کی سچی تابعداری سے ہوتی ہے۔ اور اسی اطاعت میں آپ کی خوشی ہے حدیث میں ہے کہ جس نے میری سنت سے پیار کیا اس نے مجھ سے پیار کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی قراء سے روایت ہے کہ: